بحیثیت مسلمان فوت ہوا۔ ان کے اخذ کردہ نتائج سے جزوی طور پر اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کی محنت اور تجزیاتی مطالعہ کی داد دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

"فقہائے ہند" کی تمام جلدوں میں ایک کمی بطورِ خاص کھٹک رہی ہے اور وہ اشاریوں کی عدم موجودگی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اشاریے تیار کرتے ہیں مؤلف کو خاصا وقت دینا پڑتا ہے لیکن قاری کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ امید ہے اس کی طرف توجہ دی جائے گی۔

(ابو شاہد)

---

(۲) فقہائے ہند: (بارھویں صدی ہجری) جلد پنجم۔ حصہ اول

تالیف: مولانا محمد اسحاق صاحب بھٹی

ضخامت: ۳۵۲ صفحات درمیانہ سائز

کاغذ، کتابت، طباعت: گوارا

قیمت: ۲۴/- روپے

ناشر: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ لاہور

پاکستان اور بھارت کے علمی حلقوں میں مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ دورِ حاضر کے ان اربابِ فضل و کمال میں سے ہیں۔ جن کو فنانی العلم کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، ان کے رشحاتِ قلم نے ایک طرف اگر ہمارے علمی اور تحقیقی سرمایہ میں گراں قدر اضافہ کیا ہے تو دوسری طرف اردو زبان کی بے پناہ خدمت انجام دی ہے۔

مولانا موصوف مدت سے متحدہ ہندوستان کے علماء، فقہاء اور صوفیہ کے صدی وار حالات مرتب کر رہے ہیں۔ اس سے قبل سینکڑوں علماء و فقہاء کے حالات پر مشتمل اس کتاب کی چار جلدیں شائع ہو کر اہلِ نظر سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ یہ اس سلسلے کی پانچویں جلد کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں برِ کوچک پاک و ہند کے بارھویں صدی ہجری کے ۱۶۲ علماء، فقہاء اور صوفیہ کے حالات و سوانح ہیں۔ کتاب کے طویل مقدمہ میں "ترکشِ مارا خدنگِ آخریں" فرمانروائے ہند اورنگ زیب عالمگیرؒ کی عملی اور علمی زندگی کا بڑے دلکش انداز میں احاطہ کیا گیا ہے اس نے کتاب کی افادیت میں دو چند اضافہ کر دیا ہے۔ کتاب کا طرزِ نگارش بڑا سادہ اور دلچسپ ہے۔ فاضل مؤلف نے یہ حالات مرتب کرنے میں تحقیق و تفحص کا حق ادا کر دیا ہے، اس سلسلے میں ان کی دیدہ ریزی اور جانفشانی کی جس قدر ستائش بھی کی